الجواب : باسمہ تعالٰی

Shellac کے مذکورہ طریقے سے حاصل شدہ مواد کا دواؤں یا غذاؤں میں استعمال کرنا شرعاً حلال اور جائز ہے۔

اس کی دو وجہیں ہیں:

1۔ پہلی وجہ یہ ہے کہ اتنی کثیر مقدار کے مادے میں اتنی قلیل مقدار کیڑوں کا پگھل کر اس مادے میں مل جانا عرفاً مستخبث (گھناؤنا) نہیں سمجھا جاتا۔ حالانکہ ان کیڑوں کو کھانے کی حرمت کی علت ہی ان کا مستخبث (گھناؤنا) ہونا ہے اور جب حرمت کی علت ہی باقی نہ رہی تو حرمت کا قول کرنا بھی شرعاً درست نہ رہا جب کہ کوئی اور علت یعنی نجاست یا ضرر یا نشہ وغیرہ بھی ان میں مفقود ہے۔

چنانچہ امام غزالیؒ کی احیاء العلوم میں ہے:

ومالم يذبح ذبحاً شرعياً أومات فهو حرام ولايحل إلا ميتان :السمك والجراد،وفي معناهما مايستحيل من الأطعمة كدودالتفاح والخل والجبن فإن الاحتراز منهما غير ممكن فأما إذا أفردت وأكلت فحكمها حكم الذباب والخنفساء والعقرب وكل ما ليس له نفس سائلة لا سبب في تحريمها إلا الأستقذار ولو لم يكن لكان لا يكره فإن وجد شخص لا يستقذره لم يلتفت إلي خصوص طبعه فإنه التحق بالخبائث لعموم الاستقذار فيكره أكله كما لو جمع المخاط وشربه كره ذالك وليست الكراهة لنجاستها فإن الصحيح أنها لا تنجس بالموت إذأمر رسول الله ﷺ بأن يمقل الذباب في الطعام إذا وقع فيه وربما يكون حاراً ويكون ذلك سبب موته ولو تهرت نملة أو ذبابة في قدر لم يجب إراقتها إذ المستقذر هو جرمه إذا بقي له جرم ولم ينجس حتى يحرم بالنجاسة وهذا يدل على أن تحريمه للا ستقذار.

نیز فتاویٰ عالمگیری میں ہے:

العرق إذا تقاطر في العجين فالقليل منه لا يمنع الأكل

حالانکہ آدمی کا پسینہ طبعاً مستقذر (گھناؤنا) ہے لیکن اس کے باوجود آٹے میں اگر قلیل مقدار پسینے کی مل جائے تو اس آٹے کا کھانا حلال ہے۔

بحرالرائق میں ہے:

وسئل (علي بن احمد) عن عرق الآدمي ونخامته ودمعه إذا وقع في المرقة أو في الماء هل يأكل المرقة ويشرب الماء قال نعم مالم يغلب ويصير مستقذراً طبعاً (ص:339ج:8)

آدمی کا پسینہ، رینٹ، بلغم اور آنسو یہ سب چیزیں طبعاً مستقذر (گھناؤنی) چیزیں ہیں لیکن یہ چیزیں شوربے یا پانی میں اتنی قلیل اور مغلوب مقدار میں ہوں کہ جس سے شوربا یا پانی طبعاً مستقذر نہ ہو تو ایسے شوربے اور پانی کا کھانے کے طور پر استعمال کرنا جائز ہے۔

نیز مفتی رشید احمد لدھیانویؒ احسن الفتاویٰ میں تحریر فرماتے ہیں:

چونکہ حشرات الارض کی حرمت کی اصل علت استخباث ہے اور یہ قلیل مقدار میں پائی جاتی ہے طعام و شراب کثیر مقدار میں ہو تو یہ علت نہیں پائی جاتی لہذا بڑی دیگ میں مکھی گر جائے تو اس کا استعمال جائز ہے۔ (ص:129 ج:8)

نیز طبی جوہر (مؤلفہ مولانا حکیم مصطفٰے صاحب و مصدقہ حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ) میں ہے:

اور جب خبیث اور غیر خبیث مل جاویں تو اگر استخباث باقی رہے تو حرمت کا ورنہ حلت کا حکم ہوگا۔ جیسے دیگ میں مکھی پڑ جائے کہ اگر مکھی شوربے میں حل نہیں ہوئی تو اس مکھی کا کھانا جائز نہیں اور اگر وہ گھل مل گئی تو ایک دیگ میں مکھی کا مل جانا عرفاً مستخبث نہیں لہذا وہ شوربا حلال ہے حالانکہ اجزاء مکھی کے اس میں بالیقین موجود ہیں۔ طبی جوہر مندرجہ بہشتی زیور/ص:108 حصہ نہم

ان تمام حوالہ جات سے معلوم ہوا کہ جب مستقذر شے غیر مستقذر شے سے مل جائے تو اگر استقذار باقی رہے تو حرمت کا حکم ہوگا ورنہ حلت کا حکم ہوگا۔

Scanned by CamScanner

نوٹ: مستقذر شے کے قلیل ہونے کی صورت میں جو حلت کا حکم ہے وہ اسی وقت ہے جب مستقذر شے غیر مستقذر شے میں مکمل مل جائے اور اگر مستقذر شے غیر مستقذر شے میں مکمل ملی نہ ہو تو مستقذر شے کے کھانے کی حلت کا حکم نہ ہوگا، جیسا کہ طبی جوہر کے حوالہ سے معلوم ہوا۔

2۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ چونکہ ان کیڑوں کا اس مادہ سے جدا کرنا متعذر ہے اس لئے ضرورت اور عموم بلوی کی وجہ سے دواء یا غذا کے طور پر استعمال کرنا جائز ہے۔

چنانچہ عالمگیری میں ہے:

من آدمي طحن في وقر حنطة لا يؤكل ولايؤكله البهائم بخلاف ما يقشر من جلدة كفه قدر جناح الذباب أو نحوه واختلط بالطعام للضرورة ./ص:339ج:5

اور نفع المفتی والسائل لمولانا عبدالحی الکنویؒ میں ہے:

الاستفسار: هل يحل أكل الدود اللتي تكون في التفاح وغيره معه ؟

الاستبشار: نعم لتعسر الاحتراز منه وأما إذا أفردت و أكلت فحكمها حكم الذباب كذا في مطالب المؤمنين /ص:110

نیز حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ امداد الفتاویٰ میں ایک سوال کے جواب میں تحریر فرماتے ہیں:

سوال: سرکہ یا پھل مثل گولر وغیرہ میں جو کیڑے پیدا ہو جاتے ہیں ان کیڑوں کا کھانا جائز ہے یا نہیں؟ بہتیرے سرکہ میں گل کر مختلط ہو جاتے ہیں جن سے احتراز ناممکن ہے۔

الجواب: في الشامي عن الطحطاوي ويؤخذ منه ان أكل الجبن أو الخل أو الثمار كالنبق بدوده لا يجوز ان نفخ فيه الروح. اس سے معلوم ہوا کہ ایسے کیڑوں کا کھانا جائز نہیں اور جو مخلوط ہو گئے وہ ضرورت کی وجہ سے عفو ہیں کما قالوا لا نزح بخرء حمام و عصفور مع حرمة تناولهما ./ص:103 ج:4

باقی جن عبارات میں مطلقاً حرمت کا ذکر ہے اولاً تو وہ عبارات اصحاب مذہب سے منقول نہیں علامہ طحطاوی نے خانیہ وغیرہ میں حشرات الارض پر قیاس کر کے پھل وغیرہ کے کیڑوں کا حکم ذکر فرمایا ہے۔

چنانچہ مولانا ظفر احمد عثمانیؒ امداد الاحکام میں تحریر فرماتے ہیں:

قلت ولايخفى أن دودالطعام والثمار ليس من حشرات الأرض المنصوص حرمتها في المذهب وإنما أخذ الطحطاوي تحريمه من مفهوم عبارة قاضي خان وغيره فليس من المنصوص تحريمه في المذهب وقد ذهب الشافعية إلي أكل دود الفاكهة معها فكذا دوْد الطعام إذا تعسر تميزه /ص: 308ج:4

اور ثانیاً وہ عبارات مندرجہ بالا عبارات کی روشنی میں اس صورت پر محمول ہو سکتی ہیں کہ جب مستقذر شے غیر مستقذر شے کے ساتھ یا تو مکمل ملی نہ ہو یا مستقذر شے کثیر ہو یا مستقذر شے کا غیر مستقذر سے جدا کرنا متعسر و متعذر نہ ہو۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ

محمد رفیق

دار الافتاء والتحقیق

جامع مسجد الہلال چوبرجی پارک لاہور

25 جمادی الاولی 1431ھ

[دستخط] ۱۶ ربیع الاول ۱۴۳۲ھ

فتوے نمبر ۳۲۰/۱ مورخہ ۱۴۲۱/۱/۱۷

ڈاکٹر مفتی عبدالواحد صاحب

Scanned by CamScanner